رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(82)

## ضوابط و شرح قیمت

یہ اخبار جمعہ کے دن قادیان دار الامان سے شائع ہوتا ہے بنی نوع کی نجات اور ابدی آرام کے وسائل دنیا پر ظاہر کرتا ہے اس مین احمد مرسل یزدانی میرزا غلام احمد قادیانی کے حالات تقریرین حضرۃ حکیم الامتہ کے درس قرآن سے نوٹ اور عمدہ مجرب طبی نسخے شائع ہوتے ہین قیمت ہندوستان مین چار اور برٹش ممالک سے باہر ۴ ہے اور لوکل خریدارون سے پیشگی ہر سالانہ ہے اجرت اشتہارات بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہو سکتی ہے۔ ہر ایک قسم کی خط و کتابت بنام محمد افضل ............ دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے پتہ مفصل خوشخط ہر ایک جواب طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا حسب ضرورت آنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہوگی (۳) بعض احباب کی خدمت مین یہ پرچہ براۓ پسندیدگی و خریداری روانہ کئے جاتے ہین اُن سے درخواست ہے کہ اس کی منظوری یا نامنظوری سے اطلاع دین +

البدر

محمد افضل (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library

## قابل توجہ ناظرین

مذہبی اشاعت کے جوشیلے شائق اور دینی خدمات کے قدر دانون اور احمدی جماعت کے ذی استطاعت احباب سے التماس ہے کہ اس پرچہ کی خدمات ارزانی قیمت اور ابتدائی حالات کو مدنظر رکھکر وہ اس کی اشاعت اور بلا نخود مالی استعانت سے کارپردازون کی حوصلہ افزائی کی طرف متوجہ ہون اگر یہ پرچہ واقعی طور پر ان کی نظر و مین قوم کے واسطے مفید ہے تو قومی خدمات کی بجا آوری جن مجموعی کوششون اور امداد کو چاہتی ہے اور جس کے واسطے جود و سخا کا ہونا ضروری ہے اس سے کام لیکر ہمارے وہ احباب ضرور عند اللہ اجر حاصل کرین جن کو خدا نے اپنی نعمت مال و زر سے متمتع کیا ہے اس پرچہ کی اجرا کی غرض یہی ہے کہ ارزان ہونے کی وجہ سے ہر ایک مسکین اور غریب بھی اس الہی سلسلہ سے فائدہ اٹھاوے اسلئے روسا کی خدمت مین التماس ہے کہ اپنے غریب بھائیون کو فائدہ رسانی کی نیت سے وہ اس کے استحکام کیلئے ضروری ہمارا ہاتھ بٹاوین

نمبر ۱۲ | قادیان دار الامان - ۱۰ - اپریل ۱۹۰۳ء مطابق ۱۱ - محرم الحرام ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

# ڈائری

۲۸ مارچ ۱۹۰۳ء

### انسان اور بہائم مین فرق

بچپن کی عمر پر ذکر ہوا فرمایا کہ انسان کی فطرۃ مین یہ بات ہے کہ وہ رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ بچون مین عادت ہوتی ہے کہ جھوٹ بولتے ہین آپس مین گالی گلوچ ہوتے ہین ذرا ذرا سی باتون پر لڑتے جھگڑتے ہین جون جون عمر مین وہ ترقی کرتے جاتے ہین عقل اور فہم مین بھی ترقی ہوتی جاتی ہے رفتہ رفتہ انسان تزکیہ نفس کی طرف آتا ہے انسان کی بچپن کی حالت اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ گائے بیل وغیرہ جانورون ہی کی طرح انسان بھی پیدا ہوتا ہے صرف انسان کی فطرت مین ایک نیک بات یہ ہوتی ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی کو اختیار کرتا ہے اور یہ صفت انسان مین ہی ہوتی ہے کیونکہ بہائم مین تعلیم کا مادہ نہین ہوتا۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک قصہ نظم مین لکھا ہے کہ ایک گدھے کو ایک بیوقوف تعلیم دیتا تھا اور اسپر عمر و روز محنت کرتا ایک حکیم نے اسے کہا کہ اسے بے وقوف تو یہ کیا کرتا ہے اور کیون اپنا وقت اور عمر بے فائدہ گنواتا ہے

یعنی گدہا تو انسان نہ ہوگا۔ تو بھی کہین گدہا نہ بنجاوے

درحقیقت انسان مین کوئی الگ شے نہین ہے جو کہ اور جانورون مین نہ ہو عموماً سب صفات درجہ وار تمام مخلوق مین پائے جاتے ہین لیکن فرق یہ ہے کہ انسان اپنے اخلاق مین ترقی کرتا ہے اور حیوان نہین کرتا۔ دیکھو اڑند کا تیل اور کپا ند کیسے غلیظ ہوتے ہین۔ لیکن جب خوب صاف کیا جاوے تو مصفا ہو کر خوشنما ہو جاتے ہین۔ یہی حال اخلاق اور صفات کا ہے۔ اصل مین صفات کل نیک ہوتے ہین۔ جب ان کو بے موقع اور ناجائز طور پر استعمال کیا جاوے تو وہ برے ہو جاتے ہین اور ان کو گندہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جب ان ہی صفات کو افراط تفریط سے بچا کر محل اور موقع پر استعمال کیا جاوے تو ثواب کے موجب ہو جاتے ہین۔ قرآن مجید مین ایک جگہ فرمایا ہے من شر حاسد اذا حسد اور دوسری جگہ السابقون الاولون۔ اب سبقت لیجانا بھی تو ایک قسم کا حسد ہی ہے سبقت لیجانیوالا کب چاہتا ہے کہ اس سے اور کوئی آگے بڑھ جاوے۔ یہ صفت بچپن ہی سے انسان مین پائی جاتی ہے اگر بچون کو آگے بڑھنے کی خواہش نہ ہو تو وہ محنت نہین کرتے اور کوشش کرنیوالے کی استعداد بڑھجاتی ہے۔ سابقون گویا حاسد ہی ہوتے ہین لیکن اس جگہ حسد کا مادہ مصفا ہو کر سابق ہو جاتا ہے اسیطرح حاسد ہی جنت مین سبقت لے جاوین گے +

اسی طرح سے غضب اگر موقع اور محل پر استعمال کیا جاوے تو وہ ایک صفت محمود ہے وہ انسان ہی کیا ہے جسے مستورات کے عصمت کی محافظت کے لئے بھی غضب نہ پیدا ہوتا ہو۔ حضرۃ عمرؓ مین غضب اور غصہ بہت تھا۔ مسلمان ہونے کے بعد کسی نے آپ سے پوچھا کہ اب وہ غضب اور غصہ کہان گیا۔ فرمایا کہ غضب تو اسیطرح میرے مین ہے لیکن آگے بے محل اور بے موقع اور ظلم کے رنگ مین تھا اور اب محل اور موقع پر استعمال ہوتا ہے اب انصاف کے رنگ مین ہے + صفات بدلتے نہین ہین ہان انمین اعتدال آجاتا ہے اسیطرح گلہ کرنا ناجائز ہے لیکن استاد یا مان باپ اگر گلہ کرین تو وہ قابل مذمت نہین کیونکہ مرشد استاد یا باپ اگر گلہ کرتے ہین تو وہ اس کی ترقی کے لئے گلہ کرتے ہین اور اس کے عیوب کو اس کے لئے بیان کرتے ہین تاکہ عبرت ہو اور اس کے اعمال مین اصلاح ہو۔ ایسے ہی چوری بھی ایک بری صفت ہے لیکن اگر اپنے دوستون کی چیز بلا اجازت استعمال کر لی جاوے تو معیوب نہین (بشرطیکہ دوست ہون)

لطیفہ۔ دو شخصون مین باہمی دوستی کمال درجہ کی تھی

### حقوق دوستی

اور ایک دوسرے کا محسن تھا اتفاقاً ایک شخص سفر مین گیا۔ دوسرا اس کے بعد اس کے گھر مین آیا اور اس کی کنیز سے دریافت کیا

کہ میرا دوست کہان ہے اس نے کہا کہ سفر کو گیا ہے پھر اس نے پوچھا کہ اس کے روپے والے صندوق کی چابی تیرے پاس ہے کنیز نے کہا کہ میرے پاس ہر اس نے کنیز سے وہ صندوق منگوا کر چابی لی اور خود کھولکر کچھ روپیہ اس مین سے لے گیا۔ جبکہ صاحب خانہ سفر سے واپس آیا تو کنیز نے کہا کہ آپکا دوست گھر مین آیا تھا۔ یہ سنکر صاحب خانہ کا رنگ زرد ہوگیا اور اس نے پوچھا کہ کیا کہتا تھا۔ کنیز نے کہا کہ اس نے مجھ سے صندوق اور چابی منگوا کر خود آپکا روپیہ والا صندوق کھولا اور اس مین سے روپیہ نکالکر لے گیا۔ پھر تو وہ صاحب خانہ اس کنیز پر اس قدر خوش ہوا کہ بہت ہی پھولا اور صرف اس صلہ مین کہ اس نے اس کے دوست کا کہا مان لیا اس کو ناراض نہین کیا۔ اس کنیز کو اس نے آزاد کر دیا اور کہا کہ اس نیک کام کے اجر مین جو کہ تجھ سے ہوا ہے مین آج ہی تجھکو آزاد کرتا ہون +

غرض جس قدر یہ جرائم ہین جن کی نواہی کی شریعت مین تاکید ہے مثلاً گلہ نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ وغیرہ وغیرہ یہ سب صفات بد استعمال کی وجہ سے خراب ہو گئے ہین ورنہ حقیقتاً ان کا موقع اور محل پر استعمال درست اور انسان کی فطرۃ کے مطابق ہے۔ عفو ایک موقع پر تو قابل استعمال ہوتا ہے اور بعض موقعہ پر قابل ترک کیونکہ اگر کسی مجرم کو بار بار عفو ہی کر دیا جاوے تو وہ اور زیادہ بیباک ہوکر جرم کریگا ایسے موقع پر اس سے انتقام لینا ہی عفو ہوتا ہے انجیل کی تعلیم مین جو کہ بعض جگہ زیادہ نرمی کی ہدایت ہے اس کا بھی یہی مقصود ہوگا کیونکہ وہ تو صرف یہود کے لئے ہی (اس کی تمام تعلیم بالمقصود تھی) جو کہ سخت سرکش اور ظالم طبع لوگ تھے اس مسئلہ کو آجکل لوگون نے خوب سمجھ لیا ہی برہمو لوگون نے بھی اس پر اعتراض کئے ہین مین نے ایک برہمو کی کتاب مین دیکھا وہ لکھتا ہے کہ تمام عمر مار ہی کھاتے جانا اور ہمیشہ طمانچہ کھانا بلکہ ایک گال زخمی کراکر دوسری گال بھی پھیر دینا یہ کہان کا انصاف ہے ذوم انسان اس پر عمل کب کر سکتا ہے اور نہ کسی سے آج تک اسطرح کے عفو پر عمل ہو سکا انجیل کی اس تعلیم کے متبع عیسائی لوگ کبھی بھی اس مسئلہ پر عمل نکر سکے آج کسی عیسائی کو ایکبات کہو جو کہ اس کی مرضی کے برخلاف ہو پھر دیکھو وہ کتنی سناتا ہے اور عدالت کی طرف دوڑتا ہی کہ نہین۔ بعض نادان عیسائی کہتے ہین کہ حضرت مسیح کی اس تعلیم سے یہ مقصود ہے کہ مار اور طمانچہ کھاکر عرضی ڈالدو اور عدالت سے چارہ جوئی کرو۔ لیکن اتنا نہین سوچتے کہ اگر کسی شخص نے ایک عیسائی کو طمانچہ مارکر اس کے دانت نکالدئے پھر اس نے حسب حکم شریعت دوسری گال آگے کی اور اس نے ادھر کے بھی دانت نکال دئے کیونکہ دشمن کا طمانچہ کوئی پیار کا طمانچہ تو نہ ہوگا وہ تو تمام قوت سے طمانچہ مار یگا اب جب دونون طرف کے دانت نکل گئے تو پھر عدالت مین جانے سے وہ دانت کیا واپس لگ جاوین گے اگر مجرم کو سزا بھی ہوگئی تو اس کو کیا ملیگا جو ساری عمر کے لئے ایک نعمت سے محروم ہوکر عمدہ کھانے پینے بولنے کی لذات سے جاتا رہا ایسے ہی اگر ایک بدکار کسی عیسائی کی عورت پر ناجائز حملہ کرنا چاہی تو وہ عیسائی اس وقت تو اس کا مزاحم نہ ہو مگر بعد مین عدالت کے ذریعے چارہ جوئی کرے اور گواہ اور ثبوت دیتا پھرے عجب تعلیم ہے +

پھر ذکر ہوا کہ بلاد یورپ اور امریکہ اور جرمن وغیرہ مین آج کل ایک عجیب تحریک پیدا ہوتی چلی جاتی ہے لوگ خود بخود ہی ان خیالات فاسدہ سے دست کش ہوتے جاتے ہین اور ان کی تجویز ہے کہ ان تثلیث اور کفارہ کے بے دلیل خیالات کو مہذب دنیا سے اٹھا کر بادبیل اور آزادی پسند خیالات نوجوانون کے آگے پیش کئے جاوین۔ فرمایا کہ اب خدا چاہتا ہے کہ اس کی توحید دنیا مین قائم ہو اور اسی کا تصرف تمام دنیا پر اور لوگون کے دلون پر ہے اور کوئی کام نہین ہو سکتا جب تک کہ خدا تعالے نہ چاہے اس زمانہ مین ان تمام پرانی جہالت کے زمانہ کی غلطیون کا اس طرح خود بخود ظاہر ہو جانا یہ بھی ایک مسیح موعود ؑ کے زمانہ کی نشانی ہے تاکہ زمانہ کی حالت بھی ایسی ہو کہ وہ مسیح موعود کی تائید کرے۔ جب خدا کسی بات کو چاہتا ہے کہ وہ ہوجاوے تو وہ تمام زمانہ کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے پھر ہر طرف سے اس کی تائید ہی تائید ظاہر ہوتی ہے کیا زمین کیا آسمان گویا سب ہی اس کی خدمت مین لگجاتے ہین اگر زمین کسی اور طرف رجوع کرے اور آسمان کسی اور طرف تو پھر حالت ٹھیک نہین رہتی۔ اب خدا تعالے چاہتا ہے کہ وہ ہماری تائید کرے اور چاہتا ہی کہ ہر قسم کے شرک کفر اور بطلان کو ذلیل کرکر توحید کی سچائی کو دنیا مین قائم کرے اسی لئے اس نے تمام زمانہ مین ایک عجیب تحریک پیدا کر دی ہے اور ہر ایک طرف سے ہماری ہی تائید نظر آتی ہے مثلاً ایک ذراسی آگ تمام جہان کے جلانے کے لئے کافی ہے اسی طرح زمانہ مین یہ آگ لگ گئی ہے اور اب تو یہ ہوا چل رہی ہے کہ ان کے دلون مین پھونکدیا گیا ہے کہ وہ ان تمام پرانے اور بے معنے بلکہ غیر معقول خیالات سے خود بخود بیزار ہوکر حقیقت اور راستی کے جویان ہوجاوین

جیسے اب جرمن کے بادشاہ کے مذہب مین سخت انقلاب ہوا ہے یہی ایک کافی مثال ہے جب سلاطین کے دل مین اللہ کریم نے ایسے ایسے خیالات ڈالدیے ہین تو رعیت کا تو بہت سا حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جو کہ بادشاہ کے مذہب کے ہوتے ہین اور اپنے بادشاہ کے اشارون پر چلتے ہین۔

اللہ کی شان ہے کہ ایک زمانہ مین تو حضرت مسیح کی حد سے زیادہ اور مبالغہ سے بڑھکر تعریف کی گئی تھی اور اب اس کا رد در و دیوار سے خود بخود عیان ہوتا جاتا ہے +

**ابی طالب کی نجات**

بعض لوگ جو کہ غیر مذاہب مین برائے نام ہوتے ہین مگر خلوص دل سے وہ اسلام کے مداح ہوتے ہین ان کے ذکر پر فرمایا کہ ابی طالب کی بھی ایسی ہی حالت تھی خدا تعالے کی یہ عادت نہین ہے کہ ایک خبیث اور شریر کو ایک ادب اور لحاظ کرنیوالے کے برابر کر دیوے اگر اس نے بظاہر تو مذہب قبول نہین کیا مگر بزرگ سالی کی رعونت اس مین تھی احادیث مین بھی اس قدر تحقیقات کہین نہین ہوئی ہے ممکن ہی کہ اس نے کبھی کلمہ پڑھ دیا ہو بجز اعتقاد کے محبت نہین ہوا کرتی اول عظمت دل مین بیٹھتی ہی پھر محبت ہوتی ہے

**اہل اللہ کی لذات دنیاوی**

ایک ذکر پر فرمایا کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ مین نے گوشت کا منہ نہین دیکھا ہے اکثر مسی روٹی (بیسنی) یا اچار اور دال کے ساتھ کھالیتا ہون آج بھی اچار کے ساتھ روٹی کھائی ہے

**نسخ مدامی**

فرمایا کہ ایک سالک کی عمر مین نسخ ہوتا رہتا ہے انبیا کی زندگی مین بھی نسخ ہوتا ہی اسی لئے اول حالت آخر حالت کے ساتھ مطابق نہین ہوا کرتی جسمانی حالتون مین بھی نسخ دیکھا جاتا ہے

## ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرۃ اقدس سیر کو نہین گئے صرف عشا کے قبل ایک مجلس مین کچھ ذیل کی باتین ہوئین +

**قتل انبیاء**

صلیب چونکہ جرائم پیشہ کے واسطے ہے اس واسطے نبی کی شان سے بعید ہے کہ اسے بھی صلیب دی جاوے

(86)

اس لئے توریت مین لکہا تہا کہ جو کاٹھہ پر لٹکایا جاۓ وہ ملعون ہے، آتشک وغیرہ جو خبیث امراض خبیث لوگون کو ہوتے ہین اُس سے بھی انبیاء محفوظ رہتے ہین نفس قتل انبیاء کے لئے معیوب نہین ہے مگر کسی نبی کا قتل ہونا ثابت نہین ہے جب آلہ سے خبیث قتل ہو اس آلہ سے نبی قتل نہین ہوتا +

**فعدلک** خوش خطی پر ذکر ہوا فرمایا کہ حسن تناسب اعضاء کا نام ہے جب تک یہ نہ ہو ملاحت نہین ہوتی اللہ تعالے نے اسی لئے اپنی صفت فسواک فعدلک فرمائی ہے عدلک کے معنے تناسب کے ہین کہ نسبتی اعتدال ہر جگہ ملحوظ رہے۔

## ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس نے کل نمازین سواۓ عشا کے باجماعت ادا کین میر کو آپ تشریف نہین لاۓ۔

بعد اداۓ نماز مغرب ایک صاحب نے کسی شخص غیر حاضر کی طرف سے مسئلہ دریافت کیا کہ اس نے غصہ مین اپنی عورت کو طلاق دی ہی اور لکہہ بھی دی ہی مگر ایک ہفتہ کے قریب گذرنے پر وہ رجوع کرنا چاہتا ہے اس مین کیا ارشاد ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ جب تک وہ شخص خود حاضر ہو کر بیان نکرے ہم نہین فتویٰ دے سکتے۔

تھوڑی دیر مجلس ہوئی تھی کہ حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز ہو گئی اور آپ تشریف لے گئے +

## ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

بوجہ ناسازی طبیعت حضرۃ اقدس فجر۔ ظہر اور عصر کی نماز باجماعت مین شریک نہ ہو سکے۔ عشا کے وقت آپ نے مجلس کی مگر کوئی ذکر قابل اندراج اخبار نہ ہوا

## یکم اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز رہی اور سواۓ ظہر کے وقت کے آپ کسی اور نماز باجماعت مین شامل نہ ہو سکے +

## ۲ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرۃ اقدس کی طبیعت ناساز رہی اور صرف مغرب اور عشا کی نماز باجماعت مین شامل ہو سکے۔

**جلسہ بین المغرب والعشا** اخبار پائونیر اور سول ملٹری مین سے دو لطیف مضمون حضرۃ اقدس سنتے رہے جنمین مذہب عیسویت کے زوال اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دلونمین گھر کرنے کے مضامین تھے انشاء اللہ وہ البدر مین دوسری جگہ شائع ہون گے +

**انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی** فرمایا کہ میرے نزدیک اس کے یہ معنے ہین کہ وہ شخص بمنزلہ توحید کے ہوتا ہے جو کہ ایسے زمانہ مین آوے جبکہ توحید کی حقارت اور بے عزتی ہوتی ہو اور شرک کی عظمت اور قدر کیجاتی ہو۔ اس شخص مامور شدہ کو توحید کی پیاس ایسی لگائی جاتی ہے کہ وہ تمام اپنے اغراض اور مقاصد کو ایک طرف رکہکر توحید کے قائم کرنے مین خود ایک مجسم توحید ہو جاتا ہے اس کے اُٹھنے بیٹھنے اور حرکت اور سکون اور ہر ایک قول و فعل مین توحید کی لو اُسے لگی ہوئی ہوتی ہے دنیا مین لوگون نے اپنے اپنے مقاصد کو بت بنا رکھا ہے۔ مگر جب تک خدا کسیکو یہ سوزوگداز توحید کیواسطے نہ لگاوے تب تک نہین لگ سکتا جیسے لوگ اولاد اور اپنی دوسری اغراض کے لئے بے قرار ہوتے ہین حتی کہ بعض خودکشیان کر لیتے ہین اسیطرح وہ توحید کے لئے بے قرار ہوتا ہے کہ خدا کی خواہشات اس کی توحید اور عظمت اور جلال غالب آوین اس وقت کہا جاتا ہے کہ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی۔ توحید کی وجہ سے ہزارون تباہ ہوۓ جنگون مین لوگ قتل ہوۓ۔ طاعون وغیرہ قحط اور دیگر بلاؤن سے ملک کے ملک ہلاک ہوۓ تو آخر توحید پیاری تھی تو یہ ہوا۔

**عقیدہ** عقیدہ ایسی شے ہے کہ اعمال سے بڑھ جاتا ہے جس قوت سے عقیدہ ہو اسی قوت سے اس سے اعمال سرزد ہوتے ہین اور یہی ایک متمیز شے ہے ورنہ نماز اور روزہ وغیرہ عبادات ایسی چیزین ہین کہ اس مین ہر ایک شامل ہے حتی کہ عورتین بھی شریک ہین اس لئے چاہیے کہ عقیدہ مین ترقی کرین

**توجہ کی دو قسم** ایک توجہ محبت کی ہوتی ہے اور ایک عداوت کی وہ بھی مفید ہوا کرتی ہے۔ آنحضرت کے وقت عداوت ہی کی توجہ تھی کہ عدوانہ رنگ مین ہر جگہ آپکا چرچا ہوا کرتا۔ آپکے بعد مسیلمہ کذاب وغیرہ بھی مدعی ہوۓ مگر ان کو کسی نے پوچہا بھی نہ۔ اسیطرح اب اس وقت ہماری طرف لوگون کی توجہ ہے جہان جاؤ ادہر ادہر کی بات مین ہمارا ذکر ضرور آجاتا ہے

**دابۃ الارض** فرمایا کہ دابۃ الارض کے معنے قرآن شریف سے ہی معلوم کرنے چاہئین حضرۃ سلیمان علیہ السلام کے قصے مین یہ لفظ آیا ہے وہان کیڑے ہی کے معنے ہین پس معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ہاتھی وغیرہ جانور ہرگز نہین ہے +

## ۳ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج بفضل خدا حضرت کی طبیعت درست رہی اور آپنے نمازین اپنے اپنے وقت پہ باجماعت ادا کین جمعہ مسجد اقصلی مین ادا کیا +

**جمعہ** نماز جمعہ کے بعد گرد و نواح کے لوگون اور چند ایک دیگر احباب نے بیعت کی بعد بیعت حضرت احمد مرسل مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ذیل کی تقریر کھڑے ہو کر فرمائی +

**اقرار بیعت باعث رحمت ہے یا باعث عذاب**

اس وقت تم لوگون نے اللہ تعالے کے سامنے بیعت کا اقرار کیا ہے اور تمام گناہون سے توبہ کی ہے اور خدا سے اقرار کیا ہے کہ کسی قسم کا گناہ نہ کرین گے۔ اس اقرار کی دو تاثیرین ہوتی ہین یا تو اس کے ذریعہ انسان خدا تعالی کے بڑے فضل کا وارث ہو جاتا ہے کہ اگر اسپر قائم رہے تو اس سے خدا راضی ہوگا اور وعدہ کے موافق رحمت نازل کریگا اور یا اس کے ذریعہ سے خدا کا سخت مجرم بنے گا کیونکہ اگر اقرار کو توڑیگا تو گویا اس نے خدا کی توہین کی اور اہانت کی۔ جسطرح سے ایک انسان سے اقرار کیا جاتا ہے اور اسے بجا نہ لایا جاوے تو توڑنے والا مجرم ہوتا ہے ایسے ہی خدا کے سامنے گناہ نہ کرنے کا اقرار کر کے پھر توڑنا خدا کے روبرو سخت مجرم بنا دیتا ہے۔

آج کے اقرار اور بیعت سے یا تو رحمت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی ...... اور یا عذاب کی ترقی کی اگر تم نے تمام باتون مین خدا کی رضا مندی کو مقدم رکہا اور مدت دراز کی تمام عادتون کو بدلدیا تو یا درکھو کہ بڑے ثواب کے مستحق ہو۔ عادت کو چھوڑنا آسان بات نہین دیکہتے ہو کہ ایک افیمی یا جہوٹ بولنے والے کو جو عادت پڑ گئی ہوئی ہوتی ہے اس کا بدلنا کس قدر مشکل ہوتا ہے اسی لئے جو اپنی عادت کو خدا کے واسطے چھوڑتا ہے۔ تو وہ بڑی بات کرتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ عادت چھوٹی ہو یا بڑی

ایک عرصہ تک انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کے قوائے کو ایک عادت اس کے کرنے کی ہو جاتی ہے تو کیا تمہارے نزدیک اُسے چھوڑ دینا کوئی چھوٹی بات ہے جب تک انسان کے اندر ہمت ۔ استقلال نہ ہو تب تک یہ دور نہیں ہو سکتی ۔ ماسوا اس کے ان عادتوں کے بدلنے میں ایک اور مشکل ہے کہ عادتوں کا پابند آدمی عیالداروں کے حقوق کی بجا آوری میں سست ہوا کرتا ہے مثلاً ایک شخص ہی تو وہ نشہ میں مبتلا ہوکر عیالداری کے لیے کیا کچھ کریگا اور اسیطرح بعض عادتیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ کنبہ اور اہل و عیال کے آدمی اُس کے حامی ہوتے ہیں اس کا چھوڑنا اور بھی دشوار تر ہوتا ہے ۔ مثلاً ایک شخص بذریعہ رشوت کے روپیہ حاصل کرتا ہے عورتوں کو اکثر علم نہیں ہوتا وہ تو اس کو اچھا جانے گی کہ میرا خاوند خوب روپیہ کماتا ہے تو وہ کب کوشش کرے گی کہ خاوند سے یہ عادت چھڑاوے اور تو ان عادتوں کو چھڑانے والا بجز اللہ تعالےٰ کے ذات کے کوئی نہیں ہوتا باقی سب اس کے حامی ہوتے ہیں بلکہ ایک شخص جو نماز روزہ کو وقت پر ادا کرتا ہے اُسے یہ لوگ سست کہتے ہیں کہ کام میں حرج کرتا ہے اور جو نماز روزہ سے غافل رہکر زمینداری کے کاموں میں مصروف رہے اسے ہشیار کہتے ہیں اس لیے میں کہتا ہوں کہ توبہ کرنی بہت مشکل کام ہے اور ان ایام میں تو بہت سے مقابلہ آ کر پڑے ہیں ایک طرف عادتوں کو چھوڑنا دوسری طرف طاعون ایک بلا کی طرح سر پر ہے اس سے بچنا ۔ اب دیکھو کہ اتنی مشکل کو تم قبول کر سکتے ہو رزق سے ڈر کر انسان کو کسی عادت کا پابند ہونا چاہیے اگر اس کا خدا پر ایمان ہے تو خدا رزاق ہے اس کا وعدہ ہے جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کا ذمہ وار میں ہوں ۔ من یتق اللہ یجعل لہٗ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی باریک سے باریک گناہ جو ہو اُسے خدا سے ڈر کر جو چھوڑے گا خدا ہر ایک مشکل سے اُسے نجات دیگا یہ اس لیے کہا ہے کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں ہم تو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر ایسی مشکلات آگر پڑتی ہیں کہ پھر کرنا پڑ جاتا ہے خدا وعدہ فرماتا ہے کہ وہ اُسے ہر مشکل سے بچا لیگا اور پھر آگے ہے یرزقہ من حیث لا یحتسب یعنی ایسی راہ سے اسے روزی دیگا کہ اس کے گمان میں بھی وہ نہ ہوگی ایسے ہی دوسرے مقام پر ہے وہو یتولی الصالحین ۔ جیسے ماں اپنی اولاد کی والی ہوتی ہے ویسے ہی وہ نیکوں کا والی ہوتا ہے پھر فرماتا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون پ ۲۶ ع ۱۸ یعنی جو کچھ تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور تمہارا رزق آسمان پر ہے ۔ جب انسان خدا پر بھروسا چھوڑتا ہے تو دہریت کی رگ اس میں پیدا ہو جاتی ہے خدا پر بھروسہ اور ایمان اس کا ہوتا ہے جو اُسے ہر بات پر قادر جانتا ہے ۔

اب ایسا زمانہ ہے کہ جو توبہ کرنا چاہتے ہیں خدا ان باتوں کے لیے اپنے ہاتھوں سے ان کی مدد کر رہا ہے اس کی ذات رحمت سے بھری ہوئی ہے طاعون کے حملے بہت خوفناک ہوتے ہیں مگر اصل میں یہ رحمت ہے سختی نہیں ہے ۔ ہزاروں لوگ ہوں گے جو کہ عبادت سے غافل ہوں گے اگر اتنی چشم نمائی خدا نکرے تو پھر تو لوگ بالکل ہی منکر ہو جاویں یہ تو اس کا فضل ہے کہ سوئے ہوؤں کو ایک تازیانہ سے جگا رہا ہے ورنہ اُسے کیا پڑی ہے کہ کسیکو عذاب دیوے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و اٰمنتم پ ۵ ع ۱۸ کہ اگر تم میری راہ اختیار کرو تو تم کو کیوں عذاب ہو اس کی رحمت بہت وسیع ہے جیسے بچہ جب پڑھتا نہیں ہے تو اُسے مار پڑتی ہے اس کا سر یہی ہے کہ اس کی آئندہ زندگی خراب نہ ہو اور وہ سدھر جاوے اسیطرح اللہ تعالیٰ یہ عذاب اس لیے دیتا ہے کہ لوگ سدھر جاویں اور یہ اس کی رحمت کا تقاضا ہے سچی توبہ کرو بھلا دیکھو تو سہی اگر بازار سے کوئی دوا خفش شربت بنفشہ کے تم لاؤ اور اصل دوا تم کو نہ ملے بلکہ سڑا ہوا پرانا شیرہ تم کو دیا جاوے تو کیا وہ بنفشہ کے شربت کا کام دیگا ہرگز نہیں اسیطرح سڑے ہوئے الفاظ جو زبان تک ہوں اور دل قبول نکرے وہ خدا تک نہیں پہنچتے بیعت کرانے والے کو تو ثواب ہو جاتا ہے مگر کرنے والے کو کچھ حاصل نہیں ہوتا +

**بیعت**

بیعت کے معنے ہیں بیچ دینا ۔ جیسے ایک چیز بیچدی جاتی ہے تو اُس سے کوئی تعلق نہیں رہتا خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے تم لوگ جب اپنا بیل دوسرے کے پاس بیچدیتے ہو تو کیا اُسے کہہ سکتے ہو کہ اس سے اسطرح نہ استعمال کرنا ہرگز نہیں اس کا اختیار ہے جسطرح چاہے استعمال کرے اسیطرح جس سے تم بیعت کرتے ہو اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو تو پھر کوئی فائدہ نہیں اوٹھا سکتے ہر ایک دوا یا غذا جب تک بقدر شربت نہ پی جاوے فائدہ نہیں ہوا کرتا اسیطرح بیعت اگر پورے معنوں میں نہ ہو تو وہ بیعت نہ ہوگی خدا تعالےٰ کیسکے دھوکہ میں نہیں آسکتا اس کے ہاں نمبر اور درجہ مقرر ہیں اس نمبر اور درجہ تک توبہ ہوگی تو وہ قبول کریگا ۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک کوشش کرو ۔ پوری صالح بنو عورتوں کو نصیحت کرو ۔ نماز روزہ کی تاکید کرو ۔ سوائے اٹھہ سات دنکے جو عورتوں کے ہوتے ہیں اور جن میں نماز معاف ہے تمام نمازیں پوری پڑھیں روزہ معاف نہیں ان کو پھر ادا کریں انہی کمیوں کی وجہ سے کہا کہ عورتوں کا دین ناقص ہے اپنے ہمسایہ اور محلہ والوں کو بھی نیکی کی تاکید کرو غافل نہ ہو اگر علم نہ ہو تو واقف سے پوچھو کہ خدا کیا چاہتا ہے +

**مسلمانوں کی دینی حالت**

اس وقت مسلمانوں نے اپنے دین کو بدل دیا ہے جو خدا چاہتا تھا اُسے بدلکر اور کا اور بنا دیا ہے اس وقت ایک شور برپا ہے اگر کہا جاوے کہ آنحضرت صلعم فوت ہو گئے ہیں اور عیسیٰ زندہ ہے تو سب خوش ہوتے ہیں مگر جب کہا جاوے کہ آنحضرت زندہ اور خاتم النبیین اور آپ کے بعد کوئی غیر نبی نہیں آنے والا تو سب ناراض ہو جاتے ہیں ۔ ہمارے نبی صلعم کو جیسے خدا نے سب سے آخر پیدا کیا ویسے ہی آخری درجے کے سب کمال آپکو دیے کوئی بھی خوبی کسی دوسرے نبی میں ایسی نہیں جو کہ آپکو نہ دی گئی ہو ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۔ کیا تم یہ قبول کرتے ہو کہ ایک کے ہاں بہت سے مہمان ہوں تو ان میں سے ایک کو وہ مکلف کھانا پلاؤ وغیرہ دیوے ۔ اور دوسرے کو معمولی کھانا شوربا یا روٹی وغیرہ باقی مہمان کہیں گے کہ کاش کہ ہم اس گھر میں مہمان نہ ہوتے اسیطرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر جو گذرے ہیں انہوں نے کیا گناہ کیا کہ جو فضیلت اور رتبہ عیسیٰ علیہ السلام کو دیا جاتا ہے ان میں سے ایک کو بھی وہ نہ ملا ان سب کو فوت ملتے ہو اور ایک عیسیٰ کو زندہ اور وہ بھی آسمان پر ۔ قرآن فرماتا ہے رب زدنی علما اور حضرت تو اس دعا کو برابر مانگتے رہے آنحضرت کی عمر ۶۳ برس کی ہوئی دوسرے تمام پیغمبروں کو گھٹانا اور مسیح کو سب سے بڑھکر فضیلت دینا ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کونسی فضیلت مسیح کو دوسروں پر ہے انہوں نے نہ ساری دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کیا نہ کوئی دکھ آنحضرت کی طرح ان کو پہنچا نہ مقابلہ کی نوبت آئی نہ کوئی شکست اوٹھانی پڑی ۔ چند آدمی صرف ایمان لائے وہ بھی پکڑے گئے ۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت کو دیکھو آپکا دعوٰی کل جہان کے لیے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپ کو پہونچے ۔ جنگیں بھی آپنے کیں ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ آپ کی زندگی میں موجود تھے پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرت کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائیگا جس سے آپ کی ہتک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے ان کمبختوں سے کوئی پوچھے کہ پھر تم محمد رسول اللہ کیوں کہتے ہو عیسیٰ رسول اللہ ہی کہو

اب تم کو چاہئے کہ جہان تک ہو سکے آنحضرۃ کو عزت دو اگر تم یہ کہو کہ آنحضرت آسمان پر زندہ ہین تو ہم آج مانتے ہین مگر جب سے تم کو فیض اور فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا اس کو جھوٹی فضیلت دینے سے تم کو کیا حاصل۔ تمام فیضون کا سرچشمہ قرآن ہے نہ انجیل نہ توریت جو قرآن کو چھوڑ کر ان کی طرف جھکتا ہے وہ مرتد اور کافر ہے مگر جو قرآن کی طرف جھکتا ہے وہ مسلمان ہے کیا ان لوگون کو شرم نہین آئی کہ آنحضرۃ کو جب حفاظت پیش آئی تو خدا نے آپ کو غار مین جگہ دی اور عیسی کو جب وہ موقعہ پیش آیا تو آسمان پر جا بٹھایا پھر آنحضرت کی عمر ۶۳ برس کی کہتے ہین اور عیسی کو اب تک زندہ مانتے ہین ان تمام باتون کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ عیسائیون کا دین غالب ہے آج مسلمان کم ہین اور عیسائی زیادہ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہی دلائل بیان کر کے پادریون نے مسلمانون کو عیسائی بنایا ہے۔ خدا تو فرماتا ہے کہ عیسی مر گیا فلما توفیتنی کی آیت موجود ہے اگر تمہارا مذہب قرآن ہی تو اس پر ایمان کیون نہین لاتے۔ آنحضرت کے واسطے خدا نے ہرگز نہ چاہا کہ باہر سے لوگ آوین سورۃ نور مین بھی وعدہ ہے کہ تمام خلیفہ اور امام تیری امت مین سے آوین گے سو خدا نے وہ پورا کیا اور اسیطرح اسے ہمین ماہور کیا۔ جیسے چودہ سو برس کے بعد موسی کی امت مین سے مسیح آیا تہا ویسے ہی چودہ سو برس گذرنے کے بعد ہمین بھیجا وہ مسیح بھی صاحب شریعت نہ تہے توریت پر ان کا عمل تہا ایسے ہی ہم ہین تاکہ مماثلت پوری ہوا ور کوئی کمی نہ رہ جاوے جیسی محبت خدا ہم سے کرتا ہے ویسی کسی اور سے نہین کرتا اگر یہ خیال ہو کہ عیسی کو خدا آسمان پر لے گیا اس کو آج تک زندہ رکھا اور اس کو پھر لاوے گا تو پھر ساری محبت خدا کی عیسی کے ساتھ چاہئے جو ان تمام باتون کو غور سے دیکھیگا تو سمجھیگا کہ جو آپ کی شان ہے وہ اور کسی نبی کی نہین ہے۔ جب تک تم آنحضرۃ کو ہر ایک خوبی مین افضل نہ جانوگے مسلمان نہ ہوگے بلکہ گمراہی ہوگی یہ تو عقیدہ چاہئے اور نمازون مین دعا کرو کہ خدا طاعون سے ہمین بچا جو لوگ ہنسی کرتے ہین اور کہتے ہین بڑے آدمی کیون نہین مرتے وہ نادان ہین خدا کا کام ہے آہستہ آہستہ پکڑنا۔ اس لئے غافل نہ ہو تہجد مین دعا کرو۔ پانچون وقت کی نمازون مین دعا کرو جب تمہارا گھر دعا سے بھر جاوے گا تو پھر ہرگز وبا نہ آوے گی اور اگر کوئی روک رکھوگے تو دعا کام نہ دیگی۔ خدا کے ساتھ معاملہ صاف رکھوگے تو خدا کا وعدہ ہے کہ وہ تم کو ضرور محفوظ رکھے گا۔

قبل از عشا کی مجلس مین حضرت نے پھر اسی تقریر کا اعادہ فرمایا۔

**بیت الدعا کی تعمیر کا خرچہ**

مسجد البیت و بیت الدعا کی تعمیر کے اخراجات جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر بمبئے ہوس نے اپنے ذمے لئے ہین۔ خدا تعالی ان کو اس کی بہتر جزا عطا فرماوے۔

**امرا اور وسا کے لئے قابل تقلید نمونہ**

سرکار عالیہ بہوپال نے طاعون کے متعلق کچھ عرصہ گذرا ہے کہ اعلان شائع کیا ہے جس کا خلاصہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔ اس اعلان کو پڑھکر سرکار عالیہ کی خدا ترسی اور خدا شناسی کا کسی قدر پتہ لگتا ہے جو ہمارے باعث مسرت ہے اور ہم امید کرتے ہین کہ نیکدل بیگم کا اعلان بہت موثر ثابت ہوگا قدیم زمانے مین ایسا دستور تھا کہ جب ملک پر کوئی آفت یا وبا آئی تو وہ نہ صرف رعایا ہی کو اعمال صالحہ کی ہدایت کرتے اور خشوع خضوع سے دعائین مانگنے کے احکام صادر فرماتے بلکہ خود بھی ابتہال اور اضطراب کے ساتھ دعاؤن مین مصروف ہوتے اور مشکلات اور آفات کے دور ہونے کی کلید دعا ہی کو سمجھتے اور اس کے نتائج سے فائدہ اٹھاتے۔ اسی زمانہ مین جبکہ خدا تعالے کے پاک نام کو ہنسی مین اڑایا جاتا ہے۔ بیگم بہوپال کا یہ اعلان بہت ہی قابل قدر ہے کیا اچھا ہو کہ تمام حکمران اس قسم کے اعلان شائع کرین بہر حال اس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

"کثرت معاصی اور اخلاقی کمزوری کے باعث یہ خدا کا غضب نازل ہوا ہے۔ مخلوق کو چاہیئے کہ توبہ کرے استغفار پڑھے اور درگاہ خداوند مین التجا کے ساتھ دعا مانگے امید ہے کہ خدا رحم فرمائیگا وہ ارحم الراحمین ہے اس کے سوا کوئی شخص تدبیر نہیں کر سکتا"

یہ بھی ارشاد کیا ہے کہ عام مخلوق کے ساتھ مین بھی اس تضرع زاری اور دعا مین شریک ہون (الحکم)

**حقیقت نزول مسیح بزبان پنجابی**

میان فتح الدین صاحب ساکن دہرم کوٹ بگہ حضرۃ اقدس کے ایک مخلص خادم کی تصنیف جو کہ غالباً ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہوگی زیر طبع ہے حیات وفات مسیح اور احمدی سلسلہ کے متعلق بحث مناظرہ کے لئے پنجابی زبان مین عمدہ تصنیف ہوگی ہر ایک حدیث اور آیت اور اقوال اولی السلف کے حوالہ اس مین شرح دئے ہین پنجاب کے دیہات وغیرہ مین تبلیغ اور وعظ کے لئے ہر ایک احمدی ممبر کو اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فیصلہ ہر ملنے کا پتہ احمدیہ بک ایجنسی قادیان یا خود صاحب التصنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# اعلان

چونکہ مڈل امتحان کا نتیجہ نکل گیا ہے اسواسطے پریپریٹری (یعنے نورتھ ہائی) یکم اپریل ۱۹۰۳ء سے کھولی گئی ہے جو احباب چاہتے ہین کہ ان کی اولاد اور اقربا کو موجودہ زمانہ کی رسمی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم اور نیک صحبت کا بھی حصہ ملے وہ اپنے بچوں کو جلد روانہ کردین تاکہ تعلیم مین حرج نہ ہو اس جماعت کی فیس مدرسہ ادنی درجہ ۸ہ ہے اور فیس بورڈنگ ہوس ۱۲ؔ۔ اور خرچ خوراک ۳ سے ۶ تک درجہ وار ہے باقی تفصیل کے واسطے جو صاحب چاہین راقم کے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہین۔ والسلام

محمد صادق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء

اب تم کو چاہیے کہ جہان تک ہو سکے آنحضرۃ کو عزت دو اگر تم یہ کہو کہ آنحضرت آسمان پر زندہ ہین تو ہم آج مانتے ہین مگر جس سے تم کو فیض اور فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا اس کو جھوٹی فضیلت دینے سے تم کو کیا حاصل۔ تمام فیضون کا سرچشمہ قرآن ہے نہ انجیل نہ توریت جو قرآن کو چھوڑ کر ان کی طرف جھکتا ہے وہ مرتد اور کافر ہے مگر جو قرآن کی طرف جھکتا ہے وہ مسلمان ہے کیا ان لوگون کو شرم نہین آئی کہ آنحضرۃ کو جب حفاظت پیش آئی تو خدا نے آپ کو غار مین جگہ دی اور عیسیٰ کو جب وہ موقعہ پیش آیا تو آسمان پر جا بٹھایا پھر آنحضرت کی عمر ۶۳ برس کی کہتے ہین اور عیسیٰ کو اب تک زندہ مانتے ہین ان تمام باتون کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ عیسایون کا دین غالب ہے آج مسلمان کم ہین اور عیسائی زیادہ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہی دلائل بیان کر کے پادریون نے مسلمانون کو عیسائی بنایا ہے۔ خدا تو فرماتا ہے کہ عیسیٰ مر گیا فلما توفیتنی کی آیت موجود ہے اگر تمہارا مذہب قرآن ہی تو اس پر ایمان کیون نہین لاتے۔ آنحضرت کے واسطے خدا نے ہرگز نہ چاہا کہ باہر سے لوگ آوین سورۂ نور مین بھی وعدہ ہے کہ تمام خلیفہ اور امام تیری امت مین سے آوین گے سو خدا نے وہ پورا کیا اور اسیطرح اب ہمین مامور کیا جیسے چودہ سو برس کے بعد موسیٰ کی امت مین سے مسیح آیا تھا ویسے ہی چودہ سو برس گذرنے کے بعد ہمین بھیجا وہ مسیح بھی صاحب شریعت نہ تھی توریت پر ان کا عمل تھا ایسے ہی ہم ہین تاکہ مماثلت پوری ہو اور کوئی کمی نہ رہ جاوے جیسی محبت خدا ہم سے کرتا ہے ویسی کسی اور سے نہین کرتا اگر یہ خیال ہو کہ عیسیٰ کو خدا آسمان پر لے گیا اس کو آج تک زندہ رکھا اور اس کو پھر لاوے گا تو پھر ساری محبت خدا کی عیسیٰ کے ساتھ چاہیے جو ان تمام باتون کو غور سے دیکھیگا تو سمجھیگا کہ جو آپ کی شان ہے وہ اور کسی نبی کی نہین ہے۔ جب تک تم آنحضرۃ کو ہر ایک خوبی مین افضل نہ جانو گے مسلمان نہ ہو گے بلکہ گمراہی ہو گی یہ تو عقیدہ چاہیے اور نمازون مین دعا کرو کہ خدا طاعون سے ہمین بچا جو لوگ ہنسی کرتے ہین اور کہتے ہین بڑے آدمی کیون نہین مرتے وہ نادان ہین خدا کا کام ہے آہستہ آہستہ پکڑنا۔ اس لئے غافل نہ بنو تہجد مین دعا کرو۔ پانچون وقت کی نمازون مین دعا کرو جب تمہارا گھر دعا سے بھر جاوے گا تو پھر ہرگز وبا نہ آوے گی اور اگر کوئی روک رکھو گے تو دعا کام نہ دیگی۔ خدا کے ساتھ معاملہ صاف رکھو گے تو خدا کا وعدہ ہے کہ وہ تم کو ضرور محفوظ رکھے گا؛

قبل از عشا کی مجلس مین حضرت نے پھر اسی تقریر کا اعادہ فرمایا؛

**بیت الدعا کی تعمیر کا خرچہ**

مسجد البیت و بیت الدعا کی تعمیر کے اخراجات جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر بمبیء ہوس نے اپنے ذمے لئے ہین۔ خدا تعالیٰ ان کو اس کی بہتر جزا عطا فرماوے؛

**امرا اور وسار کے لئے قابل تقلید نمونہ**

سرکار عالیہ بھوپال نے طاعون کے متعلق کچھ عرصہ گذرا ہے کہ اعلان شائع کیا ہے جس کا خلاصہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔ اس اعلان کو پڑھکر سرکار عالیہ کی خدا ترسی اور خدا شناسی کا کسی قدر پتہ لگتا ہے جو ہمارے باعث مسرت ہے اور ہم امید کرتے ہین کہ نیکدل بیگم کا اعلان بہت موثر ثابت ہوگا قدیم زمانے مین ایسا دستور تھا کہ جب ملک پر کوئی آفت یا وبا آئی تو وہ نہ صرف رعایا ہی کو اعمال صالحہ کی ہدایت کرتے اور خشوع خضوع سے دعائین مانگنے کے احکام صادر فرماتے بلکہ خود بھی ابتہال اور اضطراب کے ساتھ دعاؤن مین مصروف ہوتے اور مشکلات اور آفات کے دور ہونے کی کلید دعا ہی کو سمجھتے اور اس کے نتائج سے فائدہ اٹھاتے۔ اسی زمانہ مین جبکہ خدا تعالیٰ کے پاک نام کو ہنسی مین اڑایا جاتا ہے۔ بیگم بھوپال کا یہ اعلان بہت ہی قابل قدر ہے کیا اچھا ہو کہ تمام حکمران اس قسم کے اعلان شائع کرین بہرحال اس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

"کثرت معاصی اور اخلاقی کمزوری کے باعث یہ خدا کا غضب نازل ہوا ہے۔ مخلوق کو چاہیئے کہ توبہ کرے استغفار پڑھے اور درگاہ خداوند مین التجا کے ساتھ دعا مانگے امید ہے کہ خدا رحم فرمائیگا وہ ارحم الرحمین ہے اس کے سوا کوئی شخص تدبیر نہیں کر سکتا"

یہ بھی ارشاد کیا ہے کہ عام مخلوق کے ساتھ مین بھی اس تضرع زاری اور دعا مین شریک ہون (الحکم)

**حقیقت نزول مسیح بزبان پنجابی**

میان فتح الدین صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ حضرۃ اقدس کے ایک مخلص خادم کی تصنیف جو کہ غالباً ۲۰۰ صفحہ کی کتاب ہوگی زیر طبع ہے حیات و وفات مسیح اور احمدی سلسلہ کے متعلق بحث مناظرہ کے لئے پنجابی زبان مین عمدہ تصنیف ہوگی ہر ایک حدیث اور آیت اور اقوال اولسلف کے حوالہ اس مین مشرح ترجمہ پنجابی کے دیئے ہین وغیرہ مین تبلیغ اور وعظ کے لئے ہر ایک احمدی ممبر کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فی جلد ۸ ؍ ملنے کا پتہ احمدیہ بک ایجنسی قادیان یا خود صاحب تصنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

# اعلان

چونکہ مڈل امتحان کا نتیجہ نکل گیا ہے اسواسطے پریپریٹری (یعنے فورتھ ہائی) کلاس یکم اپریل سنہ ۱۹۰۳ء سے کھولی گئی ہے جو احباب چاہتے ہین کہ ان کی اولاد اور اقربا کو موجودہ زمانہ کی رسمی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم اور نیک صحبت کا بھی حصہ ملے وہ اپنے بچون کو جلد روانہ کردین تاکہ تعلیم مین حرج نہ ہو اس جماعت کی فیس مدرسہ ادنیٰ درجہ عمر ہے اور فیس بورڈنگ ہوس ۔۱۲ار۔ اور خرچ خوراک ۳ ؍ سے ۶ ؍ تک درجہ وار ہے باقی تفصیل کے واسطے جو صاحب چاہین راقم کے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہین؛ والسلام

محمد صادق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

# البدر

مشورہ - البدر کے ایک مہربان نے جو کہ گذشتہ ایام میں کپورتھلہ میں تھے ایک کارڈ لکھا تھا جسمیں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر خریداروں کی رائے کو بھی البدر میں دخل رہے تو یہ اخبار بہت ہردلعزیز رہیگا ۔

پیشتر اس کے کہ یہ خط آتا خریداران البدر میں سے جس کسی نے ازدیادی یا کسی نے مضمون کا اندراج اخبار میں چاہا اس کی تعمیل یا عدم تعمیل کی وجوہات اخبار میں درج ہوتی رہی ہیں اور اب بھی یہ خاکسار ہر ایک مفید مشورہ پر عمل کرنے کیلئے مستعد طیار ہے بلکہ میں بڑے ادب سے اپنے پیر و بزرگان کے احباب سے عموماً اور قادیان میں جو اصحاب کبار میرے مخدوم اور معظم گاہ ہیں ان سے خصوصاً ملتمس ہوں کہ البدر اور اس کے متعلق مفید مشوروں سے اس خاکسار کو اپنی عنایت کر ہمیشہ سرفراز فرماتے رہا کریں اور یہی نہیں بلکہ میں تو یہی چاہتا ہوں کہ وہ میری غلطیوں اور قابل اصلاح امور پر بھی مجھے آگاہ کرتے رہیں کیونکہ میں اس فن ایڈیٹری میں مشاق نہیں ہوں اور نہ کسی اخبار کا ایڈیٹر رہ چکا ہوں ہیں ۔ میں تو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں زندگی کے ایام بسر کرنے کے واسطے یہ ایک خدمت اپنے ذمہ لی ہے جس کو خدا نے اپنے فضل سے نباہنا ہے نہ میری استعداد اور لیاقت نے ۔ اور خدا کے فضل سے میں آج تک ہر ایک مفید مشورہ پر کاربند ہونے کے لئے اپنے آپ کو طیار ثابت کر چکا ہوں ۔

مثلاً ہمارے دوست منشی محمد اکبر بیگ صاحب کمپونڈر نے ایک دفعہ بیعت کے کالم کے بارہ میں تاکید کی اور واقعی طور پر اس کی ضرورت کو محسوس کرکے اوس کالم کو کھولا گیا مگر انجام کار معلوم ہوا کہ آج کل بیعت کی تعداد اس قدر بڑھ رہی ہے کہ اگر ہفتہ واری پوری درج ہو تو نصف اخبار کے قریب صرف بیعت کنندگان کے ناموں سے پُر ہو جاتے اس لئے وہ کالم بند کر دیا گیا ۔

اسیطرح چند ایک احباب نے مشورہ دیا کہ درس قرآن اخبار میں ہوا کرے اور اس کی ضرورت کو بھی ضرورت حقہ محسوس کرکے شروع کر دیا گیا اب چند ایک احباب نے چاہا ہے کہ درس قرآن کا حصہ الگ بطور ضمیمہ اخبار کے ہوا کرے تاکہ مجلد ہو سکے اگرچہ میں نے اس خدمت کے بجا لانے کے واسطے احباب کا مشورہ بذریعہ البدر ۱۲ طلب کیا ہے لیکن بعد غور و فکر کے میری اپنی رائے یہ ہو کہ اس کی علیحدگی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ضمیمہ کیطور پر جب وہ ہوگا تو بہرحال البدر کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑیگا اور چونکہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایک ماہواری تفسیر القرآن نکلتی بھی ہے جس سے احمدی جماعت کی یہ غرض پوری ہو سکتی ہے اس کے ہوتے ہوئے اب دوسری تفسیر کی کیا ضرورت ہے جس چشمہ سے مستفیض ہو کر وہ احمدی احباب کی خدمت کر رہے ہیں اسی چشمہ سے میں بھی پانی پینے آیا ہوں اور وہی اپنے احباب تک درس قرآن کے نام سے پہونچاتا ہوں بلکہ شیخ صاحب کی رہائش چونکہ قادیان میں ایک عرصہ دراز سے ہے اور وہ کئی بار قرآن کو سن چکے ہونگے اس لئے سابق الخیرات ہونے کی وجہ سے جو ملکہ ان کو حاصل شدہ ہو وہ مجھے سردست کب حاصل ہو سکتا ہے ۔ یہ ان وجوہات میں درس قرآن کی علیحدہ اشاعت کی تجویز کو پسند نہیں کرتا ہاں اگر میرے پیارے ناظرین بعض دوسری معقولی وجوہات پر اسے ضرور علیحدہ پسند کرتے ہیں تو مطلع فرما دیں بعد غور اور مشورہ کے دیکھا جاویگا ۔

ایک اور بڑا ضروری کام قابل تکمیل ہے جس کی تکمیل میں بطور ضمیمہ البدر کرنا چاہتا ہوں اور وہ کام

## رجسٹر بیعت کنندگان کی طیاری ہے

بذریعہ اردو میگزین اور اخبار الحکم کے احمدیہ احباب پر یہ امر واضح ہو چکا ہے کہ مردم شماری کی رپورٹ میں احمدیہ جماعت کی تعداد جو بتلائی گئی ہے وہ موجودہ تعداد احمدیہ جماعت سے کئی گنا کم ہے اور یہ نقص کیوں مردم شماری میں رہا اس کی وجوہات پر بھی لکھا جا چکا ہے مگر چونکہ قادیان میں ابھی تک کوئی ایسا باقاعدہ رجسٹر بیعت کا نہیں ہے کہ جس کی بنا پر اول ابتدا سلسلہ بیعت سے لیکر آج تک اور آئندہ جس قدر مبایعین ہوں ان کے صحیح نام اور پتہ معلوم ہو سکیں اس لئے حضرت اقدس نے تجویز فرمایا تھا کہ ایک نیا رجسٹر بیعت کا طیار کیا جائے اور از سر نو ہر ایک مقام سے فہرست بیعت طلب کی جاوے جیسے کہ البدر کے گذشتہ نمبروں میں متواتر اس کے متعلق اشتہارات نکلتے رہے ہیں اسی تحریک پر مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر ایک چھپا ہوا رجسٹر بیعت کا طیار کیا جاوے تو وہ بطور عظیم الشان نشان کے ہوگا اور ہر ایک احمدی ممبر اگر چاہے تو اُسے اپنے پاس رکھ سکیگا کیونکہ خدا کے فضل و کرم سے حضرت احمد مرسل یزدانی مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طفیل اب ہم لوگوں کا ایک ایسا رشتہ اور تعلق قائم ہوا ہے جسے خدا نے اپنے بابرکت ہاتھ سے گانٹھا ہے اور اس کا قائم ہونا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ بیعت سے رسمی اور قومی رشتوں کو قطع برید کرکے اسے باندھا گیا ہے اور اب جبکہ اس کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ گئی ہے اور اکثر احباب ایسے ہیں کہ ان کو ایک تو صحیح تعداد دوسرے نام اور پتہ وغیرہ سے بھی واقفیت نہیں ہوتی اس لئے آپس کے تعلقات اور تعارف کو بڑھانے کی غرض اور آپسمیں سلسلہ اتحاد اور اخوت کو مضبوط کرنے کی نیت سے ایک ایسے رجسٹر کی اشد ضرورت ہے جسمیں مبایعین کے نام پتہ عمر تاریخ بیعت وغیرہ درج ہو ۔

یہ رجسٹر عظیم الشان نشان کو دنیا میں دکھلا سکیگا جو کہ حضرت اقدس کی سالہ پیشگوئی کے متعلق ظاہر ہوا ہے اور جس کا ذکر حضرت اقدس نے کتاب مواہب الرحمان میں کیا ہے اور حضرت اقدس فرمایا کرتے ہیں کہ ہمارے لئے ہر ایک بیعت کنندہ ایک نشان ہو کیونکہ جو شخص آتا ہے وہ یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کو پورا کرتا ہو ۔

میری رائے میں یہ عظیم الشان خدمت احمدی جماعت کی ہے اور امید ہے کہ احمدی احباب اسے قدر کی نگہ سے دیکھینگے ۔

سردست میرا ارادہ یہ ہے کہ وہ یہ رجسٹر البدر اخبار کی تقطیع پر طیار ہو تاکہ بیعت کے متعلق ہر ایک تفصیل مکمل دیجاوے اور بطور ضمیمہ کے ہفتہ وار ۴ صفحہ پر البدر کے ساتھ شائع ہوتا رہے اس کے دوسرے انتظام اور ترتیب اور قیمت کے بارے میں میں ابھی نہیں لکھتا احمدیہ احباب کی توجہ اسطرف دیکھکر پھر لکھونگا میری اپنی رائے یہ ہے کہ یہ ضمیمہ البدر ہر دوسرے ہفتے وار اخبار کے ساتھ نکلے اور اس کی قیمت ایسی ہو جو کہ احباب پر دوسرے چندوں اور ضروری اخراجات کے ساتھ ایک بارگران نہ ہو احباب کو جن امور پر مشورہ دینا ہے وہ یہ ہیں

(۱) رجسٹر کی ضرورت ہے کہ نہیں ۔ ہو تو کس سائز پر

(۲) یہ رجسٹر ہفتہ وار ہو یا دو ہفتہ وار

(۳) ہر دو صورتین اس کی قیمت اخبار کے ساتھ الگ الگ کیا ہونی چاہیئے ۔

(۴) رجسٹر کی طیاری میں کیا کیا امور پتہ اور شناخت کے ملحوظ رکھے جائیں ۔ اور اس کے کالم کی تقسیم کسطرح ہو ۔

(۵) ہفتہ وار ہو تو کیا قیمت اور اگر دو ہفتہ وار ہو تو کیا قیمت

(۶) کاغذ البدر کا ہو یا اس سے اعلیٰ اگر اعلیٰ تجویز کیا جاوے تو قیمت میں اس کا خیال رکھا جاوے اور اس رجسٹر کا نام کیا ہو ۔

قیمت لگانے کے وقت احباب کو اس محنت کو بھی مدنظر رکھ لینا چاہیئے جو اس کی طیاری میں درکار ہوگی ممکن ہو کہ اس کے واسطے ایک خاص آدمی کو کل متفرقات کا دورہ کرنا پڑے ۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ ہمارے بھائی اس اطلاع کے دینے میں لاپروائی کرتے ہیں باوجودیکہ البدر میں اطلاع دیجاتی ہے کہ نئے رجسٹر کے واسطے فہرست روانہ کرو مگر بہت کم فہرست وصول ہوئی ہو ۔ اور جب تک ایک خاص منشی اس کام کے واسطے مقرر کیا جاوے گا اس کا سرانجام ہونا مشکل ہے ۔ بالآخر میں ہر ایک احمدی ممبر کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ اس کے متعلق اپنی رائے سے ضرور اطلاع دیویں اور تساہل سے کام نہ لیویں ۔

# البدر

مشورہ - البدر کے ایک مہربان نے جو کہ گذشتہ ایام مین کپورتھلہ مین تھے ایک کارڈ لکھا تھا جسمین وہ تحریر فرماتے ہین کہ اگر خریدارون کی رائے کو بھی البدر مین دخل رہے تو یہ اخبار بہت ہر دلعزیز رہیگا +

پیشتر اس کے کہ یہ خط آتا خریداران البدر مین سے جس نے کوئی ایزادی یا کسی نئے مضمون کا اندراج اخبار مین چاہا اس کی تعمیل یا عدم تعمیل کی وجوہات اخبار مین درج ہوتی رہین اور اب بھی یہ خاکسار ہر ایک مفید مشورہ پر عمل کرنیکے واسطے طیار ہے بلکہ مین بڑے ادب سے اپنے پیر و مرشد کے احباب سے عموماً اور قادیان مین جو اصحاب کبار میرے مخدوم اور منظور نظر گاہ ہین ان سے خصوصاً ملتمس ہون کہ البدر اور اس کے متعلق مفید مشورون سے اس خاکسار کو اپنی عنایت سے ہمیشہ سرفراز فرماتے رہا کرین اور یہی نہین بلکہ مین تو یہ بھی چاہتا ہون کہ وہ میری غلطیون اور قابل اصلاح امور پر بھی مجھے آگاہ کرتے رہین کیونکہ مین اس فن [illegible] کا مشتاق نہین ہون اور نہ کسی اخبار کا ایڈیٹر رہ چکا ہون مین نے تو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدمون مین زندگی کے ایام بسر کرنے کے واسطے یہ ایک خدمت اپنے ذمہ لی ہے جس کو خدا نے اپنے فضل سے نباہنا ہے نہ میری استعداد اور لیاقت نے - اور خدا کے فضل سے مین آج تک ہر ایک مفید مشورہ پر کاربند ہونے کے لئے اپنے آپ کو طیار ثابت کر چکا ہون -

مثلاً ہمارے دوست منشی محمد اکبر بیگ صاحب کمپونڈر نے ایک دفعہ بیعت کے کالم کے بارہ مین تاکید کی اور واقعی طور پر اس کی ضرورت کو محسوس کر کے اوس کالم کو کھولا گیا مگر انجام کار معلوم ہوا کہ آج کل بیعت کی تعداد اس قدر بڑھ رہی ہے کہ اگر ہفتہ وار پوری درج ہو تو نصف اخبار کے قریب صرف بیعت کنندگان کے نامون سے پُر ہوتا ہے اس لئے وہ کالم بند کر دیا گیا

اسیطرح چند ایک احباب نے مشورہ دیا کہ درس قرآن اخبار مین ہوا کرے اور اس کی ضرورت کو بھی ضروری محسوس کر کے شروع کر دیا گیا اب چند ایک احباب نے چاہا ہے کہ درس قرآن کا حصہ الگ بطور ضمیمہ اخبار کے ہوا کرے تاکہ مجلد ہو سکے اگرچہ مین نے اس خدمت کے بجا لانے کے واسطے اخبار کا مشورہ بذریعہ البدر بلا طلب ہے لیکن بعد غور و فکر کے میری اپنی رائے یہ ہے کہ اس کی علیحدگی کی ضرورت نہین ہے کیونکہ ضمیمہ کیطور پر جب وہ ہوگا تو بہرحال البدر کی قیمت مین اضافہ کرنا پڑیگا اور چونکہ شیخ یعقوب علی صاحب کے اہتمام سے ایک ماہواری تفسیر القرآن نکلتی بھی ہے جس سے احمدیہ جماعت کی یہ غرض پوری سکتی ہے اس کے ہوتے ہوئے اب دوسری تفسیر کی کیا ضرورت ہے جس چشمہ سے مستفید ہو کر وہ احمدی احباب کی خدمت کر رہے ہین اسی چشمہ سے مین بھی پانی پینے آیا ہون اور وہی اپنے احباب تک درس قرآن کے نام سے پہونچا دیتا ہون بلکہ شیخ صاحب کی رہائش چونکہ قادیان مین ایک عرصہ دراز سے ہے اور وہ کئی بار قرآن کو سن چکے ہونگے اس لئے سابق بالخیرات ہونے کی وجہ سے جو ملکہ ان کو حاصل شدہ ہے وہ مجھے سردست کب حاصل ہو سکتا ہے بہ این وجوہات مین درس قرآن کی علیحدہ اشاعت کی تجویز کو پسند نہین کرتا ہان اگر میرے پیارے ناظرین بعض دوسری معقولی وجوہات پر اسے ضرور علیحدہ پسند کرتے ہین تو لکھکر روانہ کرین بعد غور اور مشورہ کے دیکھا جاویگا -

ایک اور بڑا ضروری کام قابل تکمیل ہے جس کی تکمیل مین بطور ضمیمہ البدر کرنا چاہتا ہون اور وہ کام

## رجسٹر بیعت کنندگان کی طیاری ہے

بذریعہ اردو میگزین اور اخبار الحکم کے احمدیہ احباب پر یہ امر [illegible] واضح ہو چکا ہے کہ مردم شماری کی رپورٹ مین احمدیہ جماعت کی تعداد جو بتلائی گئی ہے وہ موجودہ تعداد احمدیہ جماعت سے کئی گنا کم ہے اور یہ نقص کیون مردم شماری مین رہا اس کی وجوہات پر بھی لکھا جا چکا ہے مگر چونکہ قادیان مین ابھی تک کوئی ایسا باقاعدہ رجسٹر بیعت کا نہین ہے کہ جس کی بنا پر اول ابتدا سلسلہ بیعت سے لیکر آج تک اور آئندہ جسقدر مبایعین ہون ان کے صحیح نام اور پتہ معلوم ہو سکین اس لئے حضرت اقدس نے تجویز فرمایا تھا کہ ایک نیا رجسٹر بیعت کا طیار کیا جائے اور از سر نو ہر ایک مقام سے فہرست بیعت طلب کی جاوے جیسے کہ البدر کے گزشتہ نمبرون مین متواتر اس کے متعلق اشتہارات نکلتے رہے ہین اسی تحریک پر مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر ایک چھپا ہوا رجسٹر بیعت کا طیار کیا جاوے تو وہ بطور عظیم الشان نشان کے ہوگا اور ہر ایک احمدی ممبر اگر چاہے تو اُسے اپنے پاس رکھ سکیگا کیونکہ خدا کے فضل و کرم سے حضرت احمد مرسل یزدانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طفیل اب ہم لوگون کا ایک نیا رشتہ اور تعلق قائم ہوا ہے جسے خدا نے اپنے بابرکت ہاتھون سے گانٹھا ہے اور اس کا قائم ہونا کوئی معمولی بات نہین کہ بہت سے رحمی اور قومی رشتون کو قطع برید کر کے اسے باندھا گیا ہے اور اب جبکہ اس کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ گئی ہے اور اکثر احباب ایسے ہین کہ ان کو ایک تو صحیح تعداد دوسرے نام اور پتہ وغیرہ سے بھی واقفیت نہین ہوتی اس لئے آپس کے تعلقات اور تعارف کو بڑھانے کی غرض اور آپسمین سلسلہ اتحاد اور اخوت کو مضبوط کرنے کی نیت سے ایک ایسے رجسٹر کی اشد ضرورت ہے جسمین مبائعین کے نام پتہ عمر تاریخ بیعت وغیرہ درج ہو +

یہ رجسٹر عظیم الشان نشان کو دنیا مین دکھلا سکیگا جو کہ حضرت اقدس کی ساله پیشگوئی کے متعلق ظاہر ہوا ہے اور جس کا ذکر حضرت اقدس نے کتاب مواہب الرحمان مین کیا ہے اور حضرت اقدس فرمایا کرتے ہین کہ ہمارے لئے ہر ایک بیعت کنندہ ایک نشان ہے کیونکہ جو شخص آتا ہے وہ یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کو پورا کرتا ہے -

میری رائے مین یہ عظیم الشان خدمت احمدی جماعت کی ہے اور امید ہے کہ احمدی احباب اسے قدر کی نگہ سے دیکھینگے +

سردست میرا ارادہ یہ ہے کہ وہ یہ رجسٹر البدر اخبار کی تقطیع پر طیار ہو تاکہ بیعت کے متعلق ہر ایک تفصیل مکمل دیجاسکے اور بطور ضمیمہ کے ہفتہ وار ۸ صفحہ پر البدر کے ساتھ شائع ہوتا رہے اس کے دوسرے انتظام اور ترتیب اور قیمت کے بارے مین مین ابھی نہین لکھنا احمدیہ احباب کی توجہ اسطرف دیکھکر پھر لکھونگا میری اپنی رائے یہ ہے کہ یہ ضمیمہ البدر ہر دوسرے ہفتے وار اخبار کے ساتھ نکلے اور اس کی قیمت ایسی ہو جو کہ احباب پر دوسرے چندون اور ضروری اخراجات کے ساتھ ایک بار گران نہ ہو احباب کو جن امور پر مشورہ دینا ہے وہ یہ ہین

(۱) رجسٹر کی ضرورت ہے کہ نہین ہے تو کس سائز پر

(۲) یہ رجسٹر ہفتہ وار ہو یا دو ہفتہ وار

(۳) ہر دو صورتون مین اس کی قیمت اخبار کے ساتھ الگ الگ کیا ہونی چاہیے +

(۴) رجسٹر کی طیاری مین کیا کیا امور پتہ اور شناخت کے ملحوظ رکھے جائین + اور اس کے کالم کی تقسیم کسطرح ہو +

(۵) ہفتہ وار ہو تو کیا قیمت اور اگر دو ہفتہ وار ہو تو کیا قیمت

(۶) کاغذ البدر کا ہو یا اس سے اعلیٰ اگر اعلیٰ تجویز کیا جاوے تو قیمت مین اس کا خیال رکھا جاوے اور اس رجسٹر کا نام کیا ہو -

قیمت لگانے کے وقت احباب کو اس محنت کو بھی مدنظر رکھ لینا چاہیے جو اس کی طیاری مین درکار ہوگی ممکن ہے کہ اس کے واسطے ایک خاص آدمی کو کل متعلقات کا دورہ کرنا پڑے - کیونکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ ہمارے بھائی اس اطلاع کے دینے مین لاپروائی کرتے ہین باوجودیکہ البدر مین اطلاع دیجاتی ہے کہ نئے رجسٹر کے واسطے فہرست روانہ کرو مگر بہت کم فہرست وصول ہوئی ہے + اور جب تک ایک خاص منشی اس کام کے واسطے نہ رکھا جاوے گا اس کا سرانجام ہونا مشکل ہے + بالآخر مین ہر ایک احمدی ممبر کی خدمت مین التماس کرتا ہون کہ وہ اس کے متعلق اپنی رائے سے ضرور اطلاع دیوین اور تساہل سے کام نہ لیوین +

# درس قرآن

{انا اعطینٰک الکوثر کی بقیہ تفسیر
گذشتہ اشاعت سے آگے}

اس مزدوری کام کو تو چھوڑا پر مصروفیت کس کام میں اختیار کی۔ نفسانی خواہشون کے پورا کرنے میں چلائے پی لی۔ حقہ پی لیا۔ پان کہا لیا۔ غرض ہر پہلو اور ہر طرف سے دنیوی امور میں ہی مستغرق ہو گئے۔ مگر پہر بھی آرام اور سکھ نہین ملتا ساری کوششیں اور ساری تگ و دو دنیا کے لئے ہوتی ہے اور اس مین بھی راحت نہین۔ لیکن جو خدا تعالے کے ہو جاتے ہیں ان کو وہ دیتا ہے تو پہر کس قدر دیتا ہے؟ اور ساری راحتون کا مالک اور وارث بنا دیتا ہے۔ مین نے پہلے بتا دیا ہے کہ جتنا چھوٹا ہوتا ہے اس کا اتنا ہی دینا ہوتا ہے اور جس قدر بڑا اسی قدر اس کی دہش ہوتی ہے۔ جس قدر کبریائی اللہ تعالے رکھتا ہے اُسی کے موافق اس کی عطا ہے اور اس کی عطا کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا۔

مین نے ایک دنیادار کو دیکھا ہے وہ میرا دوست بھی ہے مین کلکتہ مین اُس کے مکان پر رہتا۔ اُس نے مجھے دکھایا کہ وہ ایک ایک دن مین چار چار سو پانچ پانچ سو روپیہ کیسے کما لیتا ہے۔ مگر تھوڑا ہی عرصہ گذرا کہ مین نے اس کو ایک مرتبہ گجرات مین دیکھا بہت ہی بری حالت مین مبتلا۔ مین نے اس کو اور تو کچھ نہ کہا صرف یہ پوچھا کہ بتاؤ کیا حال ہے؟ اُس نے کہا کہ یہ حالت ہو گئی ہے کہ رہنے کو جگہ نہین۔ کہانے کو روٹی نہین۔ اس وقت یہان آیا ہون کہ فلان شخص کو پندرہ ہزار روپیہ دیا تہا مگر اب وہ بھی جواب دیتا ہے۔ مین نے اس کی حالت کو دیکھکر یہ سبق حاصل کیا کہ چالاکی سے انسان کیا کما سکتا ہے؟ ادہر بالمقابل دیکھئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اتباع نے کیا کمایا۔ مین نے ان لوگون کو دیکھا ہے کہ وعظ کرتے ہین چالاکیان کرتے ہین لیکن ذرا پیٹ مین درد ہو تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم گئے۔

پس تم وہ چیز جو جسکا نمونہ اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپکے اتباع پر تجربہ کر کے دکہلایا ہے کہ جب وہ دیتا ہے تو اس کا کوئی بھی مقابلہ نہین کر سکتا۔ یہ لمبی کہانی ہے کہ کس کس طرح پر اپنے برگزیدہ بندون کی نصرۃ کی ہر اسی گاؤن مین دیکھو

میرزا غلام احمد ایدہ اللہ الاحد ایک شخص ہو۔ کیا قدمین امام الدین اس سے چھوٹا ہے یا اس کی داڑہی چھوٹی ہے اس کا مکان دیکھو تو حضرہ اقدس کے مکانون سے بھی مکان بڑا ہے مولاڑھی دیکھو تو وہ بھی بڑی لمبی ہی۔ کوشش بھی ہے کہ مجھے کچھ ملے مگر دیکھتے ہو خدا کے دینے مین کیا فرق ہے۔ مین یہ باتین کسی کی اہانت کے لئے نہین کہتا مین ایسے نمونون کو ضروری سمجھتا ہون اور ہر جگہ یہ نمونے موجود ہوتے ہین ✦

مین خود ایک نمونہ ہون جتنا مین نمونہ ہون جتنا مین بولتا ہون اور لوگون کو سناتا ہون اس کا بیسوان حصہ بھی میرزا صاحب نہین بولتے اور سناتے کیونکہ تم دیکھتے ہو وہ خاص وقتون مین باہر تشریف لاتے ہین اور مین سارا دن باہر رہتا ہون لیکن ہمپر تو بدظنی بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کی باتون پر کیا عمل ہے بات یہی ہے کہ اللہ کا دین الگ ہے اور وہ موقوف ہے ایمان پر ✦

منصوبہ باز چالاکیون سے کام لینے والے بامراد نہین ہوتے وہ اپنی تدابیر اور مکائد پر بہروسا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم یون کر لین گے مگر اللہ تعالیٰ ان کو دکہلاتا ہے کہ کوئی تدبیر کارگر نہین ہو سکتی۔ جب اس کا فضل ہوتا ہے تو اس کے سامنے کوئی چیز نہین ٹھہر سکتی۔ غرض یہ ہے کہ اللہ تعالے کے دینے کے منتظر بنو اور یہ عطا منحصر ہے ایمان پر ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ کو جو ملا وہ سب سے بڑھکر ملا شرط یہ ہے ✦

# فَصَلِّ لِرَبِّكَ

اللہ تعالے کی تعظیم مین لگو۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ نماز مومن کی الگ اور دنیادار کی الگ۔ منافق کی الگ ہوتی ہے۔ آنحضرت صلعم کا پاک نام ابراہیم بھی تہا جس کی تعریف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابراہیم الذی وفی اور وہی ابراہیم جو جاء بقلب سلیم کا مصداق تہا اس نے سچی تعظیم امر الہی کی کر کے دکہائی اس کا نتیجہ کیا دیکھا۔ دنیا کا امام ٹھہرا اسی طرح پر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے کہ تعظیم لامر اللہ کے لئے تو فصل لربک کا حکم ہے اور شفقت علی خلق اللہ اور تکمیل تعظیم امر الہی کے لئے

## وَانْحَرْ

قربانی کرو

قربانی کرنا بڑا ہی مشکل کام ہے جب یہ شروع ہوئی اُس وقت دیکھو کیسے مشکلات تھے اور اب بھی دیکھو ✦

ابراہیم علیہ السلام بہت بوڑھے اور ضعیف تھے ۹۹ برس کی عمر تھی خدا تعالے نے اپنے وعدے کے موافق اولاد صالح عنایت کی۔ اسمٰعیل جیسی اولاد عطا کی جب اسمٰعیل جوان ہوئے تو حکم ہوا کہ ان کو قربانی مین دیدو۔ اب ابراہیم علیہ السلام کی قربانی دیکھو زمانہ اور عمر وہ کہ ۹۹ تک پہونچ گئی۔ اس بڑہاپے مین آئندہ اولاد ہونے کی کیا توقع اور وہ طاقتین کہاں؟ مگر اس حکم پر ابراہیم نے اپنی ساری طاقتین۔ ساری امیدین اور تمام ارادے قربان کر دئے ایک طرف حکم ہوا۔ اور معاً بیٹے کو قربان کرنے کا ارادہ کر لیا پھر بیٹا بھی ایسا سعید بیٹا تہا کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا بیٹا! انی اریٰ فی المنام انی اذبحک تو وہ بلاچون وچرا یونہی بولا کہ فافعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔ ابا جلدی کرو ورنہ وہ کہہ سکتے تھے کہ یہ خواب کی بات ہے اس کی تعبیر ہو سکتی ہے مگر یہی کہا پورا کر دیجئے۔ غرض باپ بیٹے نے ایسی فرمانبرداری دکہائی کہ کوئی عزت کوئی آرام کوئی دولت اور کوئی امید باقی نہ رکھی یہ آج ہماری قربانیاں اسی پاک قربانی کا نمونہ ہین۔ مگر دیکھو کہ اس مین اور ان مین کیا فرق ہے؟

اللہ تعالے نے ابراہیم اور اس کے بیٹے کو کیا جزا دی اولاد مین ہزارون بادشاہ اور انبیاء پیدا کئے وہ زمانہ عطا کیا جس کی انتہا نہین خلفاء ہوں تو وہ بھی بطن ابراہیمی مین سارے نائب خلفاء الہی کے قیامت تک اسی گہرانے مین ہونیوالے ہین۔

پس اگر قربانی کرتے ہو تو ابراہیمی قربانی کرو انی وجہت وجہی للذی فطر السموٰت والارض کہتے ہو تو روح بھی اس کے ساتھ متفق ہو۔ ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کہتے ہو تو کر کے بھی دکھلاؤ ✦

غرض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کی فرمانبرداری اور تعمیل حکم کے لئے جو اسلام کا سچا مفہوم اور منشا ہے مگر مین دیکھتا ہون کہ ہزارون وسوسے اور دنیا کی ایچاپیچی ہوتی ہے ✦

خدا کی راہ مین اپنے کل قوی اور خواہشون کو قربان کر ڈالو اور رضائے الہی مین لگا دو تو پہر نتیجہ یہ ہوگا ✦

## "ان شانئک ھو الابتر"

تیرے دشمن ابتر ہون گے

انسان کی خوشحالی اس سے بڑھکر کیا ہوگی کہ خود اس کو راحتین

والی چیز نیکی اور اعمال صالحہ ہین خدا سبکو توفیق عطا کرے آمین ✦

# سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اثر غیر ممالک میں

Digitized by Khilafat Library

اس عنوان سے البدر میں ہمیشہ غیر ممالک کے خیالات سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت درج ہوتے ہیں ولایت میں مسٹر پگٹ نے جو دعویٰ **خداوند مسیح ہونے کا** کیا تھا اس کو ایک غیرت سے بھری دعوت حضرت اقدس نے کی تھی اس پر انگلستان کے ایک اخبار بنام سنڈے سرکل مورخہ ۱۴ فروری نے جو ریمارک دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

## ایک تازہ مسیح

### مسٹر پگٹ کا ہندوستانی حریف

مسٹر پگٹ کے خداوند ہونے کا حیرت انگیز جوش ابھی تک ناظرین کے دلوں میں تازہ ہے اس لئے اس خبر کو بھی دلچسپی سے سنینگے کہ بلاد مشرق میں صوبہ پنجاب میں مسٹر پگٹ کا ایک حریف پیدا ہو گیا ہے اس جدید مسیح کا نام **مرزا غلام احمد رئیس قادیان** ہے اس مذہبی جوشیلے انسان نے یورپ اور امریکہ میں اشاعت کے لئے ایک اعلان شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے

### الوہیت کے مدعی مسٹر پگٹ کو تنبیہ

اس کے مکالمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر پگٹ کے پرائیویٹ سیکرٹری نے میرزا غلام احمد صاحب کو وہ دونوں اعلان بھیجے ہیں جن میں مسٹر پگٹ کے دعاوی کا تذکرہ ہے۔ ہندوستانی مسیح مرزا صاحب پگٹ کو گستاخ۔ کفر گو۔ متکبر۔ بے ادب اور مسرف وغیرہ کا خطاب دیتے ہیں اور اسے تنبیہ کرتے ہیں کہ اس توہین اور گستاخی کی وجہ سے خدا کا غضب سخت جوش میں ہے جو اس کے مقدس نام اور اس کے برگزیدہ رسولوں کی مسٹر پگٹ نے کی ہے کہ نہایت **شوخی سے خدا اور زمین و آسمان کے خداوند ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔** اس لئے میرے پاک قدوس کامل اور مقتدر خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس مقدر سزا سے اسے تنبیہ کر دوں جو اس کے لئے مقدر ہے وہ یہ ہے کہ **اگر وہ اپنے ان غیر متعلق دعاوی سے توبہ نہ کرے گا تو وہ بہت جلد میری زندگی میں ہلاک ہوگا** یہ سزا اس خدا کی طرف سے ہے جو رب السموات والارض ہے اس کا غضب اس جھوٹے مدعی کو ہلاک کر دیگا تاکہ آئندہ کوئی ایسے جھوٹ اور ناپاک دعووں سے زمین کو ناپاک نہ کرے۔ اگرچہ ہندوستانی پیغمبر حقیقی مسیح ہونے کے مدعی ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ عیسیٰ مسیح کی خو اور طبیعت پر آئے ہیں لیکن پھر بھی وہ اقرار کرتے ہیں کہ میں انسان ہوں اور ان کا بیان ہے کہ ہزاروں آسمانی نشان ان کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے ہیں اور ایک لاکھ سے زیادہ انسانوں میں ان کے ذریعے سے پاک تبدیلی ہو چکی ہے۔

وہ اپنے اس غیر معمولی اعلان کو اس پر ختم کرتے ہیں کہ مسٹر پگٹ کی موت میری زندگی میں میرا ایک اور نشان ہوگا اور اگر میں مسٹر پگٹ سے پہلے مر جاؤں تو میں مسیح نہیں ہوں اور نہ میں خدا کی طرف سے ہوں لیکن اگر قادر مطلق خدا مجھے مسٹر پگٹ کی موت کا شاہد بنا دے جو میری ہی دعا کا نتیجہ ہوگی پھر **ساری دنیا گواہ رہے کہ میں سچا مسیح ہوں اور میں خدا کی طرف سے آیا ہوں** ہم دونوں اس اعلیٰ طاقت کے زیر تصرف ہیں جو مقتدر خدا ہے اور جھوٹے مسیح کو حقیقی کے سامنے ہلاک کریگا میری عمر ۷۰ سال سے متجاوز ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ مسٹر پگٹ مجھ سے ۱۵ سال چھوٹا ہے

مرزا صاحب کی پیشگوئی بالکل صاف ہے وہ دعوے کرتے ہیں کہ ان کی گذشتہ پیشگوئیاں صحیح ہیں۔ انگلستانی اور ہندوستانی مدعیوں کا مقابلہ بہر حال نہایت دلچسپی سے دیکھا جاویگا۔"

---

**عمدہ نمونہ امرا کے لئے**

امیر کابل کی نسبت اخبار مغربی تنہکر لکھتا ہے کہ انہوں نے چاہا ہے کہ جس قدر بیویاں تھیں ان کو طلاق دیکر صرف چار بیویاں حسب پابندی شریعت اپنے نکاح میں رکھ لی ہیں اور باقی رعایا کے واسطے بھی یہی حکم صادر فرمایا ہے مسلمان رؤسا اور امرا کو اس کی تقلید ضرور کر لینی چاہئے۔ وہی اخبار پھر اس پر ایک عجیب ریمارک یہ دیتا ہے کہ شاید لوگ ۴ بیویوں کا نام سنکر حیرت میں آ جاویں مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں یہ چار بیویاں جن کے ساتھ ایک مسلمان صفائی سے معاملہ رکھتا ہے بہت بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ ایک عیسائی نام کو تو ایک بیوی کرے اور پوشیدہ طور پر اس کا کئی عورتوں سے ناجائز تعلق ہو

---

**چھ ماہ میں قرآن شریف ختم**

مدرسہ تعلیم الاسلام کے دو معلم بنام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی نے کئی سال کے تجربہ کے بعد خدا کے فضل سے یہ بات حاصل کی ہے کہ وہ پانچ سال اور اس سے زائد عمر کے بچے کو ۶ ماہ میں اس عمدگی سے قرآن شریف پڑھا سکتے ہیں کہ امتحاناً جہاں سے کوئی چاہے پڑھا کر سن لے۔ بچہ پڑھکر سنا دے گا مسلمانوں کے لئے یہ ایک عجیب موقعہ ہے اور نعمت غیر مترقبہ ہے حقوق الخدمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کر کے وہ اپنے بچے ان کے سپرد کر سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library


عجیب و غریب قرآن [illegible] کا
یہ اجنبی مطبع نظامی کی تقطیع [illegible] صفحہ
احمد یہ سب اس کی [illegible] پتھر پر چھپی ہے [illegible]
قرآن مجید موجودہ [illegible] ہوتا ہے ہر ایک جز و [illegible] الگ
ہر ایک پوری آیت [illegible] ہر جز و [illegible]
خواہ انسان الگ الگ [illegible] اس خوبی سے [illegible]
[illegible] صاف صاف [illegible]
ہر ایک نقطہ صاف صاف [illegible] معمولی [illegible]
[illegible] اجنبی قادیان سے
احمدیہ [illegible] طلب کرو


---

## نظم

از مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری ثم القادیانی

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء

| | |
|---|---|
| از ید بیضائے تو سحر فرنگ | ریزہ ریزہ شد مگر در وقت جنگ |
| آن نشانہا کہ در لیل و نہار | گشتہ بر روئے جہانے آشکار |
| آنہمہ بیرون ز یارا بشر | کس شمار آن ندارد در بشر |
| ہر کہ بر جان تو تیغ خود کشید | غیرت ایزد رگ جانش برید |
| ایزد غیور رد [illegible] قت و عار | سوی تو آمد دوان ہم از سما |
| کس زنیرہ آہ تو جا بر نشد | لیک چشم این یہودان تر نشد |
| بس نشانہا صد ہزاران دیدہ اند | چشم خود دیدہ نت پوشیدہ اند |
| روی پاکت می درخشد از ضیا | این ہمہ کوران در انکار و ابا |
| آن نشانہا کہ از پیغمبران | تا زمان مصطفیٰ گشتہ عیان |
| نزان ہمہ افزون بتو بخشیدہ اند | خلق و عالم این تماشا دیدہ اند |
| زانکہ تو از عاشقان مہدی | وارث تخت جناب احمدی |
| ہر کہ آمد سوئے تو از بہر جنگ | پارہ کردی جان او را از خدنگ |
| آتھم و اندرمن ہم لیکھرام | از سنانت کار اوشان شد تمام |
| این گروہ منکران قوم یہود | منعدم شد از زمین گویا نبود |
| شد کجا معدوم شیخ دہلوی | ہم رسل بابا بآئین نوی |
| شد کجا نادان غلام دستگیر | موت او مشہور در برنا و پیر (باقی آئندہ) |

مطبع انوار الاسلام قادیان دار الامان میں منشی محمد فضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

# سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اثر غیر ممالک مین

اس عنوان سے البدر مین ہمیشہ غیر ممالک کے خیالات سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت درج ہوتے ہین ولایت مین مسٹر پگٹ نے جو دعوے خداوند مسیح ہونے کا کیا تھا اس کو ایک غیرت سے بھری دعوت حضرت اقدس نے کی تھی اس پر انگلستان کے ایک اخبار بنام سنڈے سرکل مورخہ ۱۴ فروری نے جو ریمارک دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

## ایک تازہ مسیح

### مسٹر پگٹ کا ہندوستانی حریف

مسٹر پگٹ کے خداوند ہونے کا حیرت انگیز جوش ابھی تک ناظرین کے دلون مین تازہ ہے اس لئے اس خبر کو بھی دلچسپی سے سینگے کہ بلاد مشرق مین صوبہ پنجاب مین حضر پگٹ کا ایک حریف پیدا ہو گیا ہے اس جدید مسیح کا نام مرزا غلام احمد رئیس قادیان ہے اس مذہبی جوشیلے انسان نے یورپ اور امریکہ مین اشاعت کے لئے ایک اعلان شائع کیا ہے جسکا عنوان ہے

### الوہیت کے مدعی مسٹر پگٹ کو تنبیہ

اس کے مکالمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر پگٹ کے پرائیویٹ سیکرٹری نے میرزا غلام احمد صاحب کو وہ دونون اعلان بھیجے ہین جنمین مسٹر پگٹ کے دعاوی کا تذکرہ ہے۔ ہندوستانی مسیح مرزا صاحب پگٹ کو گستاخ۔ کفر گو۔ متکبر۔ بے ادب اور مسرف وغیرہ کا خطاب دیتے ہین اور اسے تنبیہ کرتے ہین کہ اس توہین اور گستاخی کی وجہ سے خدا کا غضب سخت جوش مین ہے جو اس کے مقدس نام اور اس کے برگزیدہ رسولون کی مسٹر پگٹ نے کی ہے کہ نہایت شوخی سے خدا اور زمین و آسمان کے خداوند ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اس لئے میرے پاک قدوس کامل اور مقتدر خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین اس مقدر سزا سے اسے تنبیہ کرون جو اس کے لئے مقدر ہے وہ یہ ہے کہ اگر وہ اپنے ان غیر متعلق دعاوی سے توبہ نہ کرے گا تو وہ بہت جلد میری زندگی مین ہلاک ہوگا یہ سزا اس خدا کی طرف سے ہے جو رب السموات والارض ہے اس کا غضب اس جھوٹے مدعی کو ہلاک کر دیگا تاکہ آئندہ کوئی ایسے جھوٹ اور ناپاک دعوون سے زمین کو ناپاک نکرے۔ اگرچہ ہندوستانی پیغمبر حقیقی مسیح ہونے کے مدعی ہین اور دعوی کرتے ہین کہ وہ عیسیٰ مسیح کی خو اور طبیعت پر آئے ہین لیکن پھر بھی وہ اقرار کرتے ہین کہ مین انسان ہون اور ان کا بیان ہے کہ ہزارون آسمانی نشان ان کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے ہین اور ایک لاکھ سے زیادہ انسانون مین ان کے ذریعے سے پاک تبدیلی ہو چکی ہے۔

وہ اپنے اس غیر معمولی اعلان کو اس پر ختم کرتے ہین کہ مسٹر پگٹ کی موت میری زندگی مین میرا ایک اور نشان ہوگا اور اگر مین مسٹر پگٹ سے پہلے مر جاؤن تو مین مسیح نہین ہون اور نہ مین خدا کی طرف سے ہون لیکن اگر قادر مطلق خدا مجھے مسٹر پگٹ کی موت کا شاہد بناوے جو میری ہی دعا کا نتیجہ ہوگی پھر ساری دنیا گواہ رہے کہ مین سچا مسیح ہون اور مین خدا کی طرف سے آیا ہون ہم دونون اس اعلی طاقت کے زیر تصرف ہین جو مقتدر خدا ہے اور جھوٹے مسیح کو حقیقی کے سامنے ہلاک کریگا میری عمر ۶۰ سال سے متجاوز ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ مسٹر پگٹ مجھ سے ۱۵ سال چھوٹا ہے

مرزا صاحب کی پیشگوئی بالکل صاف ہے وہ دعوے کرتے ہین کہ ان کی گذشتہ پیشگوئیان صحیح ہین۔ انگلستانی اور ہندوستانی مدعیون کا مقابلہ ہر جا نہایت دلچسپی سے دیکھا جاویگا۔

---

امیر کابل کی نسبت اخبار نیوی تھنکر لکھتا ہے کہ انہون نے چار سے زائد جس قدر بیویان تھین ان کو طلاق دیکر صرف چار بیویان حسب پابندی شریعت اپنے نکاح مین رکھ لی ہین اور باقی رعایا کے واسطے بھی یہی حکم صادر فرمایا ہے مسلمان روسا اور امرا کو اس کی تقلید ضرور کرنی چاہئے۔ وہی اخبار پھر اس پر ایک عجیب ریمارک یہ دیتا ہے کہ شاید لوگ ۴ بیویون کا نام سنکر حیرت مین آجاوین مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام مین یہ چار بیویان جن کے ساتھ ایک مسلمان صفائی سے معاملہ رکھتا ہے بہت بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ ایک عیسائی نام کو تو ایک بیوی کرے اور پوشیدہ طور پر اس کا کئی عورتون سے ناجائز تعلق ہو

عمدہ نمونہ امرا کے لئے

---

چھ ماہ مین قرآن شریف ختم

مدرسہ تعلیم الاسلام کے دو معلم بنام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی اور شیخ محمد اسمعیل صاحب سرساوی نے کئی سال کے تجربہ کے بعد خدا کے فضل سے یہ بات حاصل کی ہے کہ وہ پانچ سال اور اس سے زائد عمر کے بچے کو ۶ ماہ مین اس عمدگی سے قرآن شریف پڑھا سکتے ہین کہ امتحانا جہان سے کوئی چاہے پڑھا کر سن لے۔ بچہ پڑھکر سنا دے گا مسلمانون کے لئے یہ ایک عجیب موقعہ ہے اور نعمت غیر مترقبہ ہے حقوق الخدمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کر کے وہ اپنے بچے ان کے سپرد کر سکتے ہین۔

---

عجیب و غریب قرآن ۔ نقل کا

[illegible] احمدیہ ایجنسی مین شیخ نظامی کی [illegible] ہر ایک صفحہ

قرآن مجید موجود ہے [illegible] پورا صفحہ [illegible]

ایک پوری آیت [illegible] ہوتا ہے [illegible]

خواہ [illegible] اور اعراب [illegible] پڑھا جاتا ہے [illegible]

[illegible] صاف صاف [illegible] قیمت معمولی [illegible]

[illegible] ایجنسی قادیان [illegible]

[illegible] احمدیہ [illegible] ۱۲

---

## نظم

از مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری ثم القادیانی

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء

| | |
|---|---|
| از بد بیضائے تو سحر فرنگ | ریزہ ریزہ شد مگر در وقت جنگ |
| آن نشانہا کہ در لیکھ نہار | گشتہ بر سوئے جہانے آشکار |
| آنہمہ بیرون ز پارا بشر | کس شمار آن ندارد و بس |
| ہر کہ بر جان تو تیغ خود کشید | غیرت ایزد رگ جانش برید |
| ایزد غیور رد رو قت دعا | سوئی تو آمد دوان ہم از سما |
| کس زتیرہ آہ تو جا بر نشد | لیک چشم این یہودان تر نشد |
| بس نشانہا صد ہزاران دیدہ اند | چشم خود دیدنش پوشیدہ اند |
| روی پاکت می درخشد از ضیا | این ہمہ کوران در انکار و ابا |
| آن نشانہا کہ از پیغمبران | تا زمان مصطفیٰ گشتہ عیان |
| زان ہمہ افزون تو بخشیدہ اند | خلق و عالم این تماشا دیدہ اند |
| زانکہ نو از عاشقان سرمدی | وارث تخت جناب احمدی |
| ہر کہ آمد سوئے تو از بہر جنگ | پارہ کردی جان او از خدنگ |
| آتھم و اندرمن ہم لیکھرام | از سنانت کام او شان شد تمام |
| این گروہ منکران قوم یہود | منعدم شد از زمین گویا نبود |
| شد کجا معدوم شیخ دہلوی | ہم رسل بابا بابین لوی |
| شد کجا ناوان غلام دستگیر | موت او مشہور در برنا و پیر (باقی آئندہ) |

مطبع انوار الاسلام قادیان دار الامان مین منشی محمد فضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا